66391 ـ اگر حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت روزہ رکھنے میں مشقت محسوس کرے تو اس کے لیے روزہ نہ رکھنا افضل ہے

سوال

کیا حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کے لیے روزہ چھوڑنا افضل ہے یا کہ اس کے لیے روزہ رکھنا اور مشقت برداشت کرنا افضل ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

جو شخص روزے کی مشروعیت میں تامل اور غور کرتا ہے تو دیکھتا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے روزے کو آسان مشروع کیا ہے، اور اس میں آسانی اور سہولت اللہ تعالی کو محبوب ہے، اسی لیے اللہ سبحانہ وتعالی نے روزے کی آیات میں فرمایا:

اللہ تعالی تمہارے ساتھ آسانی چاہتا ہے، اور تمہیں مشکل میں نہیں ڈالنا چاہتا البقرۃ (185).

اور جب روزے دار پر اتنی زیادہ مشقت ہو جائے کہ اسے نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو اس وقت اس کے لیے روزہ رکھنا حرام ہے، اور اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسافر کے متعلق جس نے شدید مشقت کی حالت میں روزہ رکھا ہوا تھا فرمایا:

" سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1946) صحیح مسلم حدیث نمبر (1115)

اور جب کچھ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے مشقت کے ساتھ سفر میں روزہ رکھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا:

" یہی نافرمان ہیں، یہی نافرمان ہیں "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1114).

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" یہ روزے سے ضرر اور نقصان پہنچنے والے پر محمول ہے " انتہی

اور عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے ثابت ہے کہ انہوں نے فرمایا:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی بھی دو معاملوں میں اختیار دیا جاتا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان دو معاملوں میں سے آسان اور سہل کو اختیار کرتے، جب وہ گناہ نہ ہوتا، اور اگر وہ گناہ ہوتا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سے اس سے سب سے زیادہ دور ہونے والے ہوتے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (3560) صحیح مسلم حدیث نمبر (2327)

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اس میں آسان اور سہل معاملہ کو لینے اور اس پر عمل کرنے کا استحباب پایا جاتا ہے، جبکہ وہ حرام یا مکروہ نہ ہو. اھـ

امام احمد رحمہ اللہ تعالی نے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" بلا شبہ جس طرح اللہ تعالی یہ ناپسند کرتا ہے کہ اس کی نافرمانی نہ کی جائے اسی طرح یہ بھی پسند فرماتا ہے کہ اس کی رخصت پرعمل کیا جائے"

مسند احمد حدیث نمبر (5832) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے ارواء الغلیل حدیث نمبر (564) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

تو یہ دلائل اس پر دلالت کرتے ہیں کہ مکلف پر عبادت جتنی آسان ہو گی وہ مقاصد شریعہ کے اتنی ہی زیادہ قریب ہو گی.

دوم:

علماء کرام نے بیان کیا ہے کہ جس مریض پر روزہ رکھنا مشقت ہو اس کے لیے روزہ چھوڑنا افضل ہے، بلکہ قرطبی رحمہ اللہ تعالی تو کہتے ہیں:

" اسکے لیے روزہ نہ رکھنا مستحب ہے، اور جاہل ہی روزہ رکھتا ہے. اھـ

دیکھیں: تفسیر القرطبی (2 / 276).

اور " المغنی " میں ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی نے اس مریض کے لیے روزہ رکھنا مکروہ قرار دیا ہے جس کے لیے روزہ رکھنے میں مشقت ہو.

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ المقدسی (4 / 404).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی " الشرح الممتع " میں کہتے ہیں:

اس سے ہم بعض مجتھدین اور مریضوں کی غلطی کا علم ہوتا ہے جن پر روزہ رکھنا مشقت ہے، اور ہو سکتا ہے انہیں نقصان بھی دے، لیکن وہ روزہ چھوڑنے سے انکار کرتے ہیں، تو ہم یہ کہینگے:

یہ لوگ غلطی پر ہیں کہ انہوں نے اللہ تعالی کا کرم قبول نہیں کیا، اور انہوں نے اللہ تعالی کی جانب سے دی گئی رخصت قبول نہ کر کے اپنے آپ کو تکلیف دی ہے، حالانکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اورتم اپنے نفسوں کو قتل نہ کرو النساء (29). انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (6 / 352).

مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (1319) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

اس سے ظاہر ہوا کہ حاملہ عورت اور اسی طرح دودھ پلانے والی پر جب روزہ مشقت کا باعث ہو تو اس کے لیے روزہ نہ رکھنا افضل ہے، بلکہ علماء کرام نے تو صراحتا بیان کیا ہے کہ جب عورت کے پیٹ میں یا دودھ پیتے بچے کے لیے روزہ نقصان کا باعث بنے تو اس کا روزہ رکھنا حرام ہے.

جصاص رحمہ اللہ تعالی نے " احکام القرآن " میں کہا ہے:

حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کا روزہ رکھنا انہیں یا ان کے بچے کو نقصان دینے سے خالی نہیں، ان میں سے جو بھی ہو اس کے لیے روزہ نہ رکھنا افضل اور بہتر ہے، اور ان دونوں کے لیے روزہ رکھنا ممنوع ہے.

اور اگر روزہ نہ تو انہیں نقصان دے اور نہ ہی بچے کے لیے ضرر کا باعث ہو تو انہیں روزہ رکھنا ہو گا، اور ان کے لیے روزہ چھوڑنا جائز نہیں.

دیكھیں: الاحكام القرآن (1 / 252).

اور ایك دوسری جگہ پر ان كا كہنا ہے:

مریض شخص اور حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت، اور ہر وہ شخص جس كے متعلق خدشہ ہو كہ روزہ اس كے لیے ضرر كا باعث ہے، یا بچے كو ضرر كا اندیشہ ہو تو اسے روزہ نہیں ركھنا چاہیے؛ كیونكہ روزہ كے ضرر اور مشقت كا احتمال تنگی اور مشكل كی ایك قسم ہے، اور اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنے سے ہمیں تنگی اور مشكل میں ڈالنے كی نفی كی ہے، اور یہ اسی كی نظیر ہے جو نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان كیا گیا ہے كہ:

نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم كو جب دو معاملوں میں اختیار دیا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے آسان اور سہل كو اختیار كرتے تھے.

دیكھیں: احكام القرآن (1 / 307).

اور ابن مفلح رحمہ اللہ تعالی " الفروع " میں كہتے ہیں:

حاملہ عورت اور دودھ پلانے والی عورت كو جب اپنے آپ یا بچے پر ضرر كا خوف ہو تو اس كے لیے روزہ ركھنا مكروہ ہے.....

دیكھیں: الفروع (3 / 35).

اور ابن عقیل رحمہ اللہ تعالی نے ذكر كیا ہے كہ:

اگر حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت كو اپنے حمل یا بچے كو دودھ پلانے میں ضرر كا خدشہ ہو تو اس كے لیے روزہ ركھنا حلال نہیں، بلكہ وہ فدیہ ادا كرے گی، اور اگر كوئی خطرہ نہ ہو تو اس كے لیے روزہ چھوڑنا حلال نہیں.

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی كہتے ہیں:

" حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت كا حكم مریض كا حكم ہی ہے، جب ان دونوں كے لیے روزہ ركھنے میں مشقت ہو تو ان دونوں كے لیے روزہ چھوڑنا مشروع ہے "

دیكھیں: تحفة الاخوان باجوبة مهمة تتعلق باركان الاسلام (171).

واللہ اعلم .